

کیا دین اسلام، اور مظلوموں کے دفاع کی خاطر لڑنا فساد ہے یا ایک اہم اسلامی فریضہ؟

عرفان اللہ عرفان محسود عفی عنہ

اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جان کی
بازی لگانے والے ابطال کے قلم سے لکھے
گئے تلخ و شیریں، سنہرے الفاظ سے
بھرپور مضامین کا سلسلہ بعنوان
نورِ ہدایت





ناکام الزام لگا کر دنیا کو اپنا سیاہ چہرہ دکھا رہا ہے کہ ہم
طالبان کو امریکہ سے ڈالر بٹورنے کے لئے بنا کر لائے تھے۔ بس
آنکھیں بند کر کے بغیر سوچے سمجھے جی میں جو کچھ بھی آیا
کہہ دیا، غالباً ڈالر کے عشق میں مست ہو کر
اندھا ہونے کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا
ہے، کسی نے کیا فوب کہا ہے

الٹی چال چلتے ہیں دیوان گان عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کیلئے

کیا باجوا کے پاس امریکہ سے ڈالر وصول کرنے کیلئے صرف
واحد ذریعہ طالبان ہی تھا؟ یا بقول
کسی امریکی ڈیپلومیٹ کے کہ باجوا جیسی قوم
ڈالر کے عشق میں کسی بھی حد تک جاسکتی ہے
ادھر پاکستانی قوم بھی ماشاء اللہ ہر کس و نا کس
کی اتباع میں اندھے ہو کر بغیر کسی تحقیق کے دیوانہ وار
چلتی ہے، ہمارے ایک استاذ مقترم فرمایا کرتے تھے
کہ پاکستان میں اگر کوئی فدائی کا دعویٰ بھی کرے تو اس
کو بھی پندرہ بیس بندے مل ہی جاتے ہیں
نعوذ باللہ من ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم نصیب
فرمائیں۔ آمین

ہاں میں یہ نہیں کہتا کہ طالبان کی صفوں میں
سو فیصد پاک لوگ شامل ہیں لیکن اس کہنے میں
بہا ہوں گا کہ طالبان کی اکثریت بلکہ پچانوے فیصد
مفلس لوگوں پر مشتمل ہے اور پتے کی بات
یہ ہے کہ جہاد کی یہ کرامت ہے کہ اس میں اغراض
والے اور منافق قسم کے لوگ زیادہ دیر تک نہیں
چل سکتے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں اللہ تعالیٰ نے ان پر منافقین کو واضح کیا تھا آج
بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا واضح کیا کہ اپنے نفس کی

کیا طالبان کسے اور کسے اشارے پر لڑ رہے ہیں یا
اپنے ذمہ ایک اہم فریضہ کو نبھانے کیلئے لڑ رہے
ہیں؟

باسمہ تعالیٰ

واضح رہو کہ اسلام دشمن کی یہ چال ابتدا سے برابر چلی
آ رہی ہے کہ جب بھی دشمن کو جنگ کے میدان میں شکست
کا سامنا ہوجاتا ہے اور میدان جنگ کے تمام سرے خیل ہوجاتے
ہیں تو فکری جنگ کے ذریعے مسلمانوں کے ذہنوں کو خراب
کرنا شروع کر دیتا ہے اور ان مفلس مجاہدین کے بارے میں
لوگوں کے اذیان کو مشوش کرنا چاہتا ہے جو دشمن کے مقابلے
میں اپنے تن من دھن کے ساتھ ہر مشکل میدان میں اپنے
آپ کو پیش پیش رکھتے ہیں

اس طرح کچھ کمزور ایمان والے مسلمان بھی ان
کے اس جھانسنے میں آجاتے ہیں اور ان مفلس مجاہدین کے
بارے میں بد دیل ہوجاتے ہیں اور پھر بغیر کسی تحقیق کے
ان کی مخالفت میں لگ جاتے ہیں اسی طرح اچھے خاصے اپنے
آپ کو دیندار سمجھنے والے بھی "مجاہدین اور جہاد کے بارے
میں ایسے ایسے الفاظ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں
کہ "نعوذ باللہ من ذالک"، ان کے ایمان کے جانے کا
فطرہ بھی ہوتا ہے۔ بس وہی چال آج کے اس مکار اور ایمان
اور حیا سے پاک اسلام اور مسلمان دشمن فوج اور حکومت
پلاریسی ہے۔ پہلے تو انھوں نے مجاہدین پر را اور این۔ڈی
ایس کیلئے کام کرنے کا سیاہ دھبہ لگانے کی کوشش کی
جب کام نہ چلا تو اب باجوا نے اپنا پیترا بدل کر
یوں کہنے لگا کہ طالبان کو ہم نے امریکہ سے ڈالر
بٹورنے کیلئے بنائے تھے اب اس طرح کی باتوں سے سادہ لوح
پاکستانیوں کو اور بھی ہیرانگی کے گھپ اندھیروں میں
دھکننا چاہتا ہے جبکہ باجوا

کو اتنا بھی نہ سوچا کہ کل جن طالبان کو "را" اور ان
۔ڈی۔ایس کے ایجنٹ کہلا کر دنیا کو پیش کرتے تھے آج وہ ان
کو پاکستانی فوجی پیداوار کہہ کر تھریک پر ایک بے بنیاد اور



میرے دوستو! --

اگر اب بھی جہاد فرض نہیں تو بیٹھے رہو قیامت
کا انتظار کرتے رہو اور کل کو اللہ تعالیٰ کے مفسور جواب
دہ ہوں گے

لیکن الحمد للہ آج بھی مفلص مجاہدین صرف رب کریم
کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کو اپنا فرض منصبی سمجھ
کر دین اسلام، مسلمانوں اور مظلوم
قوم کے دفاع کی خاطر اپنے ملک و وطن کو ان ناپاکوں سے
پاک کرنا چاہتے ہیں

اور آج کے ایسے مفلص مجاہدین کے بارے میں حدیث میں
رسول پاک علیہ السلام کی طرف سے یہ بشارت اور تسلی
موجود ہے کہ تمہارا جہاد افضل جہاد ہے تم کو ان شیطانی
قسم کے لوگوں کی باتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے

عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابيہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الجہاد حلوا
اخضر ما قطر اقطر من السماء و سیأتی علی
الناس زمان یقول فیہ قرأء منهم لیس هذا زمان
جہاد فمن ادرك ذالک الزمان فنعم زمان الجہاد
قالوا یا رسول اللہ واحد یقول ذالک فقال نعم من
علیہ لعنت اللہ وملائکتہ والناس اجمعین

ترجمہ "حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا جب
تک آسمان سے بارش برستی رہے گی تب تک جہاد تروتازہ
رہے گا (یعنی قیامت تک) اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا
کہ ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ جہاد کا
دور نہیں لہذا ایسا دور جس کو ملے تو یہ جہاد کا بہترین
زمانہ ہوگا صابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا
رسول اللہ کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا؟

آپ نے فرمایا جی ہاں (وہ تعلیم یافتہ لوگ ایسا کہیں گے)
جن پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں

شرارت کی وجہ وہ اس صف سے جدا ہو کر اسلام دشمن
کی صف میں جا ملے جن کو لوگ سلنڈر کے نام سے پکارتے
ہیں، یہی وہ باجوا کی پیدوار ہے

اور جو مفلص مجاہدین ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اس امر کو
سامنے رکھتے ہوئے جہاد میں کھود پڑے ہیں اور اپنا اصلی
فریضہ ادا کرنے میں لگے ہوئے ہیں
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وقاتلوهم حتی لا تكون فتنة ویكون الدین کلہ للہ
(فان انتھوا فان اللہ بما یعملون بصیر) (الانفال ۳۹)

ترجمہ "اور تم ان (کفار) سے اس حد تک لڑو کہ ان میں
فساد عقیدہ (یعنی شرک) نہ رہے اور دین (خالص) اللہ ہی کا
ہو جائے پھر اگر کفر سے بعض آجاویں تو اللہ تعالیٰ ان کے
اعمال خوب دیکھتے ہیں

اور ایک دوسری آیت میں فرماتے ہیں

وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین
من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا
اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من
لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا (النساء ۷۵)

ترجمہ "اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ
کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد
ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے
ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر
نکال جس کے رہنے والے سفت ظالم ہیں، اور ہمارے لئے اپنے
پاس (غیب سے) کسی دوست کو کھڑا کیجئے اور ہمارے لئے
اپنے پاس سے (غیب سے) کسی حامی کو بھیجئے

اب آپ بتائیں کہ کیا پاکستان میں اسلام محفوظ ہے؟
کیا مسلمانوں کی جان، مال اور عزت محفوظ ہیں؟
کیا پشتونوں، بلوچوں اور خصوصاً قبائل پر آئے دن
ظلم پر ظلم نہیں ڈھائے جا رہے ہیں؟



کی لعنت ہوگی السنن الواردة فی الفتن ج ۷ ص ۷۵۱ اور

ایک اور روایت میں ہے

عن الحسن قال سیأتی علی الناس زمان یقولون
لا جہاد فاذا کان ذالک فجاہدوا فان الجہاد افضل

کتاب السنن ج ۲ ص ۱۷۶

ترجمہ "حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر
ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کہیں گے کہ اب کوئی
جہاد نہیں ہے تو جب ایسا دور آئے تو تم جہاد کرنا کیونکہ
وہ افضل جہاد ہوگا

ان روایات میں آج کے مجاہدین کے لئے ایک خاص فوشنبہری
ہے کیونکہ اس دور میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے
آپ کو تعلیم یافتہ سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ دور جہاد کا
نہیں خاص کہ آج کے مستشرقین اس بات کو خوب اچھا
رہے ہیں کہ اب جہاد کا زمانہ گزر چکا ہے یہ جدید زمانہ ہے
اور جدید زمانے کے جدید تقاضے ہونے چاہیئے اور اپنے آپ کو
اللہ تعالیٰ کی لعنت میں لاکر جہنم کے نیچلے درجے میں گرا نا
چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں

لیکن الحمد للہ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں ایسی
باتوں سے ان کے حوصلے پست نہیں کئے جاسکتے اور جہاد کو
اپنا مقصد اصلی سمجھتے ہوئے اگلے مقام مقصود کی طرف
رواں دواں ہیں اور انشاء اللہ یہ قافلہ چلتا ہی رہے گا
یہاں تک کہ اپنی منزل مقصود پاسکے اللہ پاک ہماری مدد

اور نصرت فرما

آمین

تندی بادمخالف سے نہ گبرا اب عقاب
یہ تو چلتی ہے تیغے اونپا اڑھانے کیلئے